Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۲۳۵

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ ، ۳۰ وفا ۱۳۵۱ ہش ، ۳۰ جولائی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۷۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غیر قوموں کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے

وہ غفلت میں چھوڑے گئے ہیں اور اُس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے

"غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلّی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹّی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹّی کھائی۔ اور جیسے گِد اور کُتّے مُردار کھاتے ہیں انہوں نے مُردار پر دانت مارے وہ خدا سے بہت دُور جا پڑے انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوّت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی رُوح اُن میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے اُن کے اندر دُنیا پرستی کا جذام ہے جس نے اُن کے تمام اندرونی اعضاء کاٹ دیئے ہیں پس تم اس جذام سے ڈرو۔ مَیں تمہیں حدِ اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نِرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اُس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیّا کرتا ہے۔ اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اُس کے اِذن سے۔ ایک مُردہ اُس پر ہنسی کریگا مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اُسکے لئے بہتر تھا۔ خبردار!!! تم غیر قوموں کو دیکھ کر اُن کی ریس مت کرو کہ اُنہوں نے دُنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے آؤ ہم بھی اِنہیں کے قدم پر چلیں سُنو اور سمجھو کہ وہ اس خُدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بُلاتا ہے۔ اُن کا خُدا کیا چیز ہے صرف ایک عاجز انسان اِسلئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔ مَیں تمہیں دُنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم اُن لوگوں کے پَیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دُنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دُنیا کا ہو خواہ دین کا۔ خُدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اُترتی ہے۔ تم راستباز اُس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اسکے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خُدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کُشائی فرما۔ تب رُوح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۱، ۲۲)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۹ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں ایبٹ آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق ۲۸ وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۲۹ ماہ وفا۔ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب امیر مقامی کی زیر ہدایت کل مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ آپ نے نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں سورۃ العنکبوت کی آیت اُتۡلُ مَاۤ اُوۡحِیَ اِلَیۡکَ مِنَ الۡکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ لَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ ○ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تبلیغ اسلام میں کامیابی کے ذرائع پر بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ آپ نے واضح فرمایا تبلیغ اسلام میں کامیابی کا پہلا ذریعہ یہ ہے کہ ہم دنیا کے سامنے قرآن ہی کو پیش کریں۔ اس کے لئے ہمارا خود قرآنی علوم سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ دوسرا ذریعہ اقامۃ الصلوٰۃ ہے اور تیسرا ذریعہ ذکرِ الٰہی ہے۔ جب کوئی جماعت قرآنی علوم سے آگاہی، نمازوں کی پابندی اور ذکرِ الٰہی میں شغف کے اوصاف سے متصف ہو کر تبلیغ و اشاعتِ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو جاتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ اس کی مساعی میں برکت ڈالتا چلا جاتا ہے اور وہ غلبۂ اسلام کے اہم اور عظیم الشان مقصد میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ قرنِ اوّل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ انہی اوصاف کے بل پر اسلام کو دُنیا میں پھیلانے میں کامیاب ہوئے اور اس آخری زمانہ میں جماعتِ احمدیہ کو بھی انہی اوصاف سے متصف ہونے کے نتیجہ میں اسلام کو دُنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ نے فرمایا ہمارا فرض ہے کہ ہم نہ صرف خود ان اوصاف سے متصف ہوں بلکہ اپنی اولادوں اور آئندہ نسلوں کو ان اوصاف سے متصف کرتے چلے جائیں تا ہمیں اور ہماری نسلوں کو اسلام کو دُنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی توفیق ملتی چلی جائے یہاں تک کہ اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب آجائے۔ اس ضمن میں آپ نے خصوصیت سے اہل ربوہ کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا یہاں کوئی فرد ایسا نہیں ہونا چاہیئے جو قرآنی علوم سیکھنے مساجد میں باجماعت نمازیں ادا کرنے اور ذکرِ الٰہی میں اپنے اوقات گزارنے میں سستی سے کام لینے والا ہو۔ ہم نے قرآن کی حکومت کو ساری دنیا میں قائم کرنا ہے یہ جبھی ممکن ہے کہ ہم پہلے قرآن کو خود اپنے اوپر حکمران بنائیں اور اس کے جملہ احکام پر عمل پیرا رہیں۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ۔

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۳۰ ماہ وفا ۱۳۵۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے ۲ دو اہم مقصد

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کے دو اہم مقصد بیان فرمائے ہیں۔ اوّل دنیا میں توحید کا قیام۔ دوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت کو دنیا میں قائم کرنا۔

جہاں تک دنیا میں توحید کے قیام کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی بعثت کے مقصد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے۔" (الوصیت)

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت دُنیا میں قائم کرنے کے سلسلہ میں آپ نے اپنی بعثت کا مقصد واضح کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دینِ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تائید میں غیرت کھا کر ہی مبعوث کیا ہے تاکہ آپ دنیا میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عزت اور عظمت کو قائم کریں چنانچہ فرمایا:۔

"اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے بڑا فضل کیا اور اپنے دین اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید میں غیرت کھا کر ایک انسان کو جو تم میں بول رہا ہے بھیجا تاکہ وہ اس روشنی کی طرف بُلائے (جو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل کی ہے۔ ناقل)" (ملفوظات جلد اول صہ۳)

نیز آپ غرضِ بعثت کے اس پہلو کو کسی قدر تفصیل کے ساتھ واضح کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"یہ زمانہ کیسا مبارک زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان پُر آشوب دنوں میں محض اپنے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے اظہار کے لئے یہ مبارک ارادہ فرمایا کہ غیب سے اسلام کی نصرت کا انتظام فرمایا اور ایک سلسلہ کو قائم کیا۔ مَیں اُن لوگوں سے پُوچھنا چاہتا ہوں جو اپنے دل میں اسلام کے لئے ایک درد رکھتے ہیں اور اس کی عزّت اور وقعت ان کے دلوں میں ہے وہ بتائیں کہ کیا کوئی زمانہ اس زمانہ سے بڑھ کر اسلام پر گزرا ہے جس میں اس قدر سبّ و شتم اور توہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گئی ہو اور قرآن شریف کی ہتک ہوتی ہو؟ پھر مجھے مسلمانوں کی حالت پر سخت افسوس اور دلی رنج ہوتا ہے اور بعض وقت مَیں اس درد سے بے قرار ہو جاتا ہوں کہ ان میں اتنی حِسّ بھی باقی نہ رہی کہ اس بے عزّتی کو محسوس کرلیں کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھ بھی عزّت اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھی جو اس قدر سبّ و شتم پر بھی وہ کوئی آسمانی سلسلہ قائم نہ کرتا اور ان مخالفینِ اسلام کے مُنہ بند کر کے آپ کی عظمت اور پاکیزگی کو دُنیا میں پھیلاتا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ اور خود اس کے ملائکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو اس توہین کے وقت اس صلوٰۃ کا اظہار کس قدر ضروری ہے۔ اور اس کا ظہور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کی صورت میں کیا ہے۔ مجھے بھیجا گیا ہے تاکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دُنیا کو دِکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے۔ لیکن جن کی آنکھوں پر پٹی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے حالانکہ اب یہ سلسلہ سُورج کی طرح روشن ہو گیا ہے اور اس کی آیات و نشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ اگر ان کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو انکی تعداد اس قدر ہو کہ رُوئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۳ و ۱۴)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ۲ دو اہم مقصد ہیں اوّل دُنیا میں توحیدِ حقیقی کا قیام اور دوم رُوئے زمین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور عزّت کو قائم کرنا۔ حضور علیہ السلام نے اپنے متبعین کو نرمی، اخلاق اور دُعاؤں پر زور دینے سے ان ہر دو مقاصد کی پیروی کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضور علیہ السلام کی بعثت کے ان دو مقاصد کے پیشِ نظر احباب جماعت کو ان کی چار اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ان میں سے دو ذمہ داریوں کا تعلق دنیا میں توحیدِ باری کے قیام سے ہے اور دو ذمہ داریوں کا تعلق دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت قائم کرنے سے ہے۔ فی الوقت اعادہ اور یاد دہانی کے رنگ میں ان ذمہ داریوں کی طرف احباب کو توجہ دلانا ہمارے مدّنظر ہے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"اس غرض کے نتیجہ میں جس کے لئے آپ مبعوث ہوئے ہم پر چار ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ **اوّل ذمہ داری** یہ کہ ہم اپنے نفسوں میں اور اپنی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی توحید قائم کریں علمی لحاظ سے بھی (یعنی عرفان اور معرفت کے لحاظ سے) اور عملی لحاظ سے بھی۔ **دوسری ذمہ داری** ہم پر یہ عائد ہوتی ہے کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ سے دُوری کی راہوں کو اختیار کئے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کی معرفت انہیں حاصل نہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کا عرفان حاصل کرنے میں مدد دیں، ان کو تبلیغ کریں، اپنی زندگیوں کو کچھ اس طرح بنائیں کہ ہمیں دیکھ کر وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اور جب وہ اس بات کے لئے تیار ہو جائیں تو ہم ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت اور عرفان اور وہ علم اور وہ حقائق پیش کریں جو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں عطا کئے ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلووں سے آشنا کریں۔ **تیسری ذمہ داری** ہم پر یہ عائد ہوتی ہے کہ ہم اپنے دِلوں میں، اپنی روح میں، اپنے ذہن میں اور اپنے عمل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کو قائم کرنے والے ہوں۔ اور **چوتھی ذمہ داری** ہم پر یہ عائد ہوتی ہے کہ ہم ساری دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت کو قائم کرنے کے لئے انتہائی کوشش کریں اور اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹ ستمبر ۱۹۶۹ء مطبوعہ الفضل ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۰ء)

اس سے ظاہر ہے کہ ہماری اہم ذمہ داری یہ ہے کہ اوّلاً ہم خود توحیدِ حقیقی پر مضبوطی سے قائم ہوں اور پھر ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں توحید کی طرف لائیں اور اس طرح رُوئے زمین کے انسانوں کو دینِ واحد پر جمع کریں۔ پھر ہماری یہ بھی ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے دِلوں اور اپنی رُوح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت قائم کریں اور پھر ساری دنیا میں آنحضورؐ کی عزّت قائم کرنے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

جماعتِ احمدیہ کے قیام اور اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلافت کے آسمانی نظام کے اجراء کا مقصد یہی ہے کہ احباب جماعت نسلاً بعد نسلٍ اپنی یہ چہار گونہ ذمہ داریاں ادا کرنے کی اہلیت سے بہرہ ور ہوتے اور پھر انہیں کماحقہٗ ادا کرنے کے لئے انتہائی جدوجہد بروئے کار لاتے چلے جائیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے یہ جملہ مقاصد خوش اسلوبی سے پورے ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ جائزہ لیتا رہے کہ وہ ذاتی طور پر ان ذمہ داریوں کو کس حد تک ادا کر رہا ہے۔ ان ذمہ داریوں کی کماحقہٗ ادائیگی پر ہی ہم میں سے ہر ایک کا عنداللہ سرخرو ہونا موقوف ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی ان ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں کمال مستعدی اور خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے اور اس کے نہایت خوشکن نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرتِ الٰہیہ کے بعض نمونے

(محترم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ مقیم گوجرانوالہ)

مارچ ۱۸۸۶ء کا واقعہ ہے کہ ایک آریہ لالہ مرلی دھر صاحب نے بمقام ہوشیار پور شق القمر کے معجزے پر ایک مباحثہ میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ اعتراض کیا کہ

معجزہ "شق القمر قوانین قدرتیہ کے برخلاف ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے تمام اعتراضات کے جواب دیئے اور اس اعتراض کے متعدد جوابات میں سے ایک جواب آپ نے یہ دیا کہ خدا کے قانون کا کوئی شخص احاطہ نہیں کر سکتا اور جو خدا کے قانون میں ایک دفعہ بھی امر ہوا وہ قانون قدرت میں ہی داخل ہے خواہ وہ نادر امور میں سے ہو۔ مثلاً سورج ایک ہی پیدا کیا گیا۔ مگر کیا یہ کہہ سکتے ہیں کہ قانون قدرت کے برخلاف ہے؟ ہرگز نہیں۔ آپ نے اس سلسلہ میں متعدد مثالیں بھی دی ہیں جیسا کہ۔

۱۔ بغیر مرد کے بعض عفیفہ عورتوں کو مثل (حضرت) مریمؑ کے حمل ہونا۔
۲۔ مرغی کا بغیر مرغ کے بھی انڈے دینا۔
۳۔ ریشم کے کیڑے کی مادہ کا بدوں نر انڈے دینا۔
۴۔ خشک مٹی سے چوہا نکلنا وغیرہ۔ ایک مثال بلکہ امر مشہودہ کا اظہار حضور نے یوں فرمایا کہ:۔

"کچھ تھوڑا عرصہ گزرا ہے کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا کہ جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا۔ جب اس کا شہر میں بہت چرچا پھیلا تو میکالف صاحب ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ کو بھی اطلاع ہوئی تو انہوں نے یہ ایک عجیب امر قانون قدرت کے برخلاف سمجھ کر وہ بکرا اپنے روبرو منگوایا چنانچہ وہ بکرا جب ان کے روبرو دوہا گیا تو شاید قریب ڈیڑھ سیر دودھ کے اس نے دیا اور پھر وہ بکرا بحکم ڈپٹی کمشنر عجائب خانہ لاہور میں بھیجا گیا تب ایک شاعر نے اس پر ایک شعر بھی بنایا اور وہ یہ ہے۔

؎ مظفر گڑھ جہاں ہے مکالف صاحب عالی
یہاں تک فضلِ باری ہے کہ بکرا دودھ دیتا ہے

اس کے بعد تین معتبر اور ثقہ اور معزز آدمی نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے۔"

(سرمہ چشم آریہ بار سوم ۱۹۰۷ء صفحہ ۳۹)

حال ہی میں ضلع گوجرانوالہ کے ایک گاؤں ڈاہرانوالی میں بعض لوگوں نے مندرجہ بالا شعر سنا تو اس کو جھوٹ اور خلاف عقل قرار دیا۔ حالانکہ خود الٰہی کی اپنی مسلمہ کتب میں بھی ان واقعات کی تائید اور مثالیں موجود ہیں مثلاً۔

۱۔ "حج الکرامۃ" میں لکھا ہے کہ:۔

"فبعث بہ الی الخلیفۃ المقتدر واھدی معہ من مصر تیس لہ ضرع یحلب لبناً حکاہ الصولی وابن کثیر وصاحب المرآۃ" (صفحہ ۲۵۹)

یعنی خلیفہ مقتدر کے پاس تحائف میں مصر سے ایک بکرا ایسا بھیجا گیا۔ جس کے تھن تھے اور وہ دودھ دیتا تھا۔ اس واقعہ کو علامہ صولی اور حافظ ابن کثیر اور صاحب المرآۃ نے بھی بیان کیا ہے۔

۲۔ ایک لڑکی کے لڑکا بن جانے کا واقعہ بھی بیان کیا گیا ہے۔ (آج کل تو اس کی بکثرت مثالیں نظر آرہی ہیں) (تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۵۱ از امام سیوطیؒ، حج الکرامۃ صفحہ ۳۶۳)

۳۔ ایک خچر کے بچہ دینے کا تذکرہ دیکھیں (تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۶۴) اب ماہ مئی ۱۹۷۲ء کا واقعہ ہے کہ مذکورہ گاؤں ڈاہرانوالی کے قریب بمقام کھرڑی شاہ رحمان ضلع گوجرانوالہ جہاں ہر سال عرس ہوتا ہے۔ میں نے کئی آدمیوں کے ساتھ ۲۲۔۲۳ مئی ۱۹۷۲ء کو جا کر ایک نمائش دیکھی جس کے لئے چار چار آنے کا ٹکٹ تھا۔ اور جہاں بورڈ پر لکھنے کے علاوہ لاؤڈ سپیکر پر یہ اعلان کیا جاتا تھا کہ:۔

"چودہویں صدی کے معجزات اور خدا کی قدرت کے نظارے دیکھو" ٹکٹ چار آنہ"

اس نمائش میں جو جگہ جگہ میلوں اور عرسوں میں دکھائی جاتی ہے اور مالکان ہزاروں روپیہ کماتے ہیں مندرجہ ذیل جانور دیکھے گئے۔

۱۔ ایک بکرا جو دودھ دیتا تھا اور جس کے تھن بھی تھے۔
۲۔ ایک بیل جس کے کوہان کے پاس ایک پانچویں ٹانگ بھی تھی۔
۳۔ بھینس کا ایک بچہ (کٹا) جس کی چھ ٹانگیں تھیں۔
۴۔ ایک چھترا جو چار سینگوں والا تھا
۵۔ ایک بکری جس کی تین ہی صرف ٹانگیں تھیں۔
۶۔ ایسا ہی ایک بھینس کا بچہ (کٹا) جو تین ٹانگوں والا تھا۔
۷۔ ایک بکری جس کے تین تھن تھے۔
۸۔ گائے جس کے کوہان پر بھی ایک دُم موجود تھی۔
۹۔ ایک چھترا جو نہ پورا نر تھا اور نہ مادہ۔
۱۰۔ ایک بچھڑے (کا چمڑا) جس کے دو منہ تھے۔

موضع ڈاہرانوالی کے لوگوں نے بھی دوسرے ہزاروں لوگوں کی طرح نمائش میں یہ بکرا دیکھا جو دودھ دیتا تھا اور اعتراض کرنے والے لوگوں کی وجہ سے وہ ہمارے سامنے شرمندہ نظر آتے تھے۔ ان جانوروں کے مالک نے میرے استفسارات پر بتایا کہ میں نے یہ بکرا دو سال کی عمر کا ۷۵۰ روپے میں خریدا ہے جو آج کل گرمی کی وجہ سے دودھ کم یعنی صرف پاؤ بھر دیتا ہے مگر سردی میں دودھ زیادہ ہوتا ہے اس نے اپنا نام و پتہ حسب ذیل بتایا کہ شیخ بشیر احمد ولد صلاح الدین کچی آبادی بکر منڈی پرتاب نگر۔ لائلپور شہر۔

میرے ساتھ مندرجہ ذیل اصحاب ان جانوروں کو دیکھنے گئے تھے۔

۱۔ قاضی نذیر محمد صاحب ولد حکیم عبدالعزیز صاحب چک چیٹھہ ضلع گوجرانوالہ۔
۲۔ چوہدری محمد اشرف صاحب سکنہ ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ۔
۳۔ مولوی بشیر احمد صاحب اختر۔ مبلغ مشرقی افریقہ سکنہ تر گڑی۔ ضلع گوجرانوالہ۔

مورخہ ۲۳ رمئی کو دوسری بار جانے پر اس بکرا کا فوٹو لینے کا انتظام کیا گیا۔ جب کہ مالک کے ساتھ اس کا ایک نوکر بکرے کے تھن دکھاتا ہوا نظر آتا تھا اور مالک نے بکرے کو پکڑا ہوا تھا۔ مگر افسوس کہ اس روز موسم ابر آلود تھا۔ اس لئے فوٹو خراب ہو گیا۔

جتنے روز یہ نمائش رہی۔ ہزارہا لوگ جوق در جوق ٹکٹ لے کر ان جانوروں کو دیکھتے اور خدا کی قدرت پر حیران ہوتے تھے۔

پس قانونِ قدرت میں سے ہر چیز شامل ہے۔ چاہے وہ ایک ہی بار ظاہر ہوئی ہو۔ اس کو نادرات میں سے تو کہہ سکتے ہیں۔ مگر وہ قانونِ قدرت کے خلاف نہیں۔ لہٰذا آریوں کا یہ اعتراض شق القمر پر کہ قانونِ قدرت کے برخلاف امر ہے اور قابل قبول نہیں۔ ہرگز درست اعتراض نہیں ہے اور نہ ہی وہ دلیل ہی قابل اعتراض ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مباحثہ کے دوران پیش فرمائی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"اس (خدا تعالیٰ) کی غیر محدود حکمتوں اور قدرتوں کو سمجھنے کے لئے یہی تو ایک راہ ہے کہ ایک ذرہ کے موافق بھی اگر کوئی چیز ہو تو اس پر اگر تمام انسانی عقلیں قیامت تک غور کریں تو اس کے عجائبات کی تہہ تک نہیں پہنچ سکتیں۔ کیا جس نے یہ پُر بہار آسمان جو مہر و ماہ اور ستاروں کے چراغوں سے سج رہا ہے اور یہ رنگ بہ رنگ گلزار زمین جو رنگا رنگ مخلوقات سے آباد ہو رہی ہے بغیر ایک ذرہ مشقت اٹھانے کے صرف اپنے ارادہ سے پیدا کر دیا۔ اس کی قدرتوں کی کوئی انتہا ر پا سکتا ہے؟"

(سرمہ چشم آریہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ اور عربی زبان

محترم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب ایم۔اے ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ

جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس وحی مقدس کے مطابق کہ

"یُحْیِ الدِّیْنَ وَیُقِیْمُ الشَّرِیْعَۃَ"

ایک یہ بھی ہے کہ دین کو زندہ کیا جائے اور شریعت اسلامیہ کو دنیا میں قائم کیا جائے اس مقصد کے حصول . . .

. . . .

. . . کے لئے ہماری جماعت کے لئے دینی لٹریچر کا گہرا مطالعہ از بس ضروری ہے اور اس مقصد کے لئے عربی زبان کا جاننا ہماری ایک دینی ضرورت ہے

اسلئے احباب جماعت سے اپیل کی جاتی ہے کہ جہاں تک ہو سکے وہ اپنے بچوں اور بچیوں کو عربی کی تعلیم دلوائیں سکول اور کالج میں اگر سائنس کے مضامین لینے کی وجہ سے عربی نہ لی جا سکتی ہو لیکن ایک زائد انتخابی مضمون کے طور پر لی جا سکتی ہو تو اسے ضرور لینا چاہیئے آرٹس کے احمدی طلباء کے لئے تو ضروری ہے کہ وہ اپنا ایک انتخابی مضمون عربی رکھیں کیونکہ اس کا ہمارے دین سے تعلق ہے۔ والدین کو خاص طور پر اپنے بچوں پر زور ڈالنا چاہیئے کہ سکولوں اور کالجوں کی باقاعدہ تعلیم کے دوران جہاں تک ممکن ہو وہ عربی زبان کو ضرور بطور ایک مضمون کے پڑھیں۔

قرآن کریم کے مطالب سے حقیقی اور پوری آگاہی عربی زبان کا علم رکھنے کے بغیر نہیں ہوتی۔ جماعت احمدیہ کو تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی خدمت کے لئے ہی کھڑا کیا ہے۔ اسلئے اگر وہ اپنے دنیوی مفاد کی خاطر اپنی تعلیم کے دوران بعض مضامین کا مطالعہ کرتے ہیں تو خدمت قرآن کے فریضہ کو ادا کرنے کے لئے ان کے لئے ضروری ہے کہ جہاں تک ہو سکے عربی مضمون کو بھی باقاعدہ مضمون کے طور پر رکھیں۔

اسلام نے کمانا مرد ہی کا فرض قرار دیا ہے اس لئے ہماری بچیوں کا تو بدرجہ اولیٰ فرض ہے کہ وہ اپنی تعلیم کے دوران دنیوی مفاد پر دینی مفاد کو بہر صورت مقدم کریں اور عربی زبان لازماً طور پر پڑھیں تا وہ اپنی آئندہ زندگی میں اپنی اولاد کی بہترین طور پر دینی تربیت کر سکیں اور انہیں خود قرآن پڑھا سکیں

حضرت المصلح الموعودؓ نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ خواتین کا ملازمت کی طرف رجحان مغربیت کی ایک لعنتی یادگار ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ خواتین کے لئے ملازمت کرنا حرام اور منع ہے۔ دینی اور قومی ضرورتوں کے لئے یا بعض دفعہ اپنے حالات سے مجبور ہو کر اگر خواتین ملازمت کریں تو منع نہیں۔ حضور کے اس مذکورہ ارشاد کا مطلب صرف یہ ہے کہ ان کے اندر ملازمت کی خواہش نہیں ہونی چاہیئے ورنہ وہ کئی قسم کی الجھنوں کا شکار ہو جائیں گی۔ الغرض احباب جماعت کو لڑکیوں کی تعلیم کے سلسلہ میں خاص طور پر اس امر کی نگرانی کرنی چاہیئے کہ وہ اپنا ایک مضمون اپنی تعلیم کے دوران عربی رکھیں تاکہ وہ آئندہ زندگی میں اپنی اولاد کو خود نور فرقان سے منور کر سکیں ؎

"نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا"

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں۔

"ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآنی تعلیم کو سمجھیں اور اسکو اپنے دلوں اور دماغوں میں پوری مضبوطی سے قائم کریں میں نے کہا تھا کہ احمدی نوجوان کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ اصل میں تو ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے کہ وہ عربی جانتا ہو۔ لیکن کم سے کم اتنا تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم میں کیا لکھا ہے اور خدا ہم سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔ عربی جاننے سے یہ سہولت حاصل ہوتی ہے کہ قرآن کریم کا ترجمہ اور اس کا مفہوم سمجھنے کی منزلیں جلد طے ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص زیادہ عربی نہ جانتا ہو تو اسے کم سے کم اتنی عربی تو ضرور آنی چاہیئے کہ قرآن کریم کے ترجمہ کو وہ سمجھ سکے . . . . . میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ جب تک قرآن کریم سے ہر چھوٹے بڑے کو واقف نہیں کیا جاتا اسوقت تک ہمیں اپنی کامیابی کی کوئی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ اور اگر ہم رکھتے ہیں تو ہم ایک ایسا نقطہ نگاہ اپنے سامنے رکھتے ہیں جو عقلمندوں کا نہیں بلکہ مجنونوں اور پاگلوں کا ہوتا ہے"

مشعل راہ ص ۱۴۳-۱۴۴
بحوالہ الفضل
۲۰ر جولائی ۱۹۷۲ء

لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر اہتمام ایک تقریب

مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۷۲ء چھ بجے شام لجنہ اماء اللہ لاہور کی طرف سے دارالذکر میں محترمہ لیڈی ڈاکٹر تسنیم کوثر صاحبہ کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ محترمہ ڈاکٹر تسنیم کوثر صاحبہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اپنے خاوند محترم ڈاکٹر طاہر محمود صاحب کے ساتھ "نصرت جہاں سکیم" کے تحت عنقریب افریقہ روانہ ہونے والی ہیں۔ یہ امر خصوصیت سے قابل ذکر ہے کہ آپ پہلی خاتون ڈاکٹر ہیں جن کو حضور کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اہل افریقہ کی طبی خدمت کا موقعہ ملے گا۔

اس تقریب کا انعقاد محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم۔ صدر لجنہ اماء اللہ لاہور کی زیر صدارت ہوا۔ سب سے پہلے محترمہ سیدہ حمیدہ صاحبہ نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ آپ کے بعد محترمہ خاتم النساء صاحبہ درد نے نظم پڑھی۔ پھر محترمہ احمدی بیگم صاحبہ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ لاہور نے لاہور کی احمدی خواتین کی طرف سے محترمہ لیڈی ڈاکٹر تسنیم کوثر صاحبہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اور اس امر پر مبارکباد پیش کی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضور کے ارشاد پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائی۔

سپاسنامہ میں تمام خواتین کی طرف سے ان دعاؤں کا اظہار کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس بہن کو اہل افریقہ کی طبی اور روحانی خدمات کی بہتر سے بہتر رنگ میں توفیق بخشے۔ اور ان کا وہاں جانا سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے مفید اور بابرکت ہو۔

ان جذبات کے اظہار کے بعد محترمہ لیڈی ڈاکٹر تسنیم کوثر صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ لاہور کا شکریہ ادا کیا اور سب بہنوں سے دعا کی درخواست کی تا وہ اپنی ذمہ داریوں کو بہتر سے بہتر رنگ میں ادا کر سکیں اور اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین۔

تقریب کے آخر میں محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ نے تمام حاضرات کے ساتھ اجتماعی اور پرسوز دعا کروائی۔ دعا کے بعد تمام خواتین کی خدمت میں عصرانہ پیش کیا گیا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ محترمہ لیڈی ڈاکٹر تسنیم کوثر صاحبہ لجنہ اماء اللہ لاہور کی ممبر ہیں اور کچھ عرصہ پہلے یہاں لاہور میں ملازم تھیں ان کے خاوند مکرم ڈاکٹر طاہر محمود صاحب (ابن ڈاکٹر عبدالحئی صاحب آف گجرات) بھی اپنے آپ کو وقف کر کے خدمت دین کے جذبہ کے ساتھ افریقہ جا رہے ہیں۔

(مرسلہ محترم سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں ربوہ)

شکریہ احباب

میری اہلیہ محترمہ مبارکہ نصرت صاحبہ کی وفات پر بہت سے ہمدرد دوستوں نے میرے گھر پر تشریف لا کر اور تاروں اور خطوط کے ذریعہ مجھ سے اور میرے بچوں سے تعزیت فرمائی ہے اور اس طرح ہمارے صدمہ کو ہلکا کرنے کی کوشش کی ہے میں ابھی اس قابل نہیں کہ ہر دوست کو فرداً فرداً تحریری جواب دے سکوں اسلئے اخبار الفضل کے ذریعہ ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(غمزدہ عبداللہ شاہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ عارضی کے جہاد میں خواتین کا حصّہ

(۲)

1192 محترمہ امۃ السلام صاحبہ بنت مکرم شریف احمد صاحب گوجرانوالہ
1193 〃 امۃ الکریم صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب سیالکوٹ
1194 〃 مس صادقہ طیّبہ صاحبہ لائل پور
1195 〃 سرداراں بی بی صاحبہ اہلیہ ممتاز خان صاحب لائل پور
1196 〃 آمنہ قمر صاحبہ بنت مکرم فضل خان صاحب لائل پور
1197 〃 بشیراں بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالمالک صاحب کیمبل پور
1198 〃 امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب ۱۲ گ ب لائل پور
1199 〃 سرداراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب چک نمبر ۱۰۹ گ ب لائل پور
1200 〃 عظمت رشیدہ صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری غلام احمد صاحب سیالکوٹ
1201 〃 مقصودہ بیگم صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب لائل پور
1202 〃 نسیم اختر صاحبہ باجوہ سر گنگارام ہسپتال لاہور
1203 〃 شگفتہ نسرین صاحبہ معرفت مکرم محمد یوسف صاحب لائل پور
1204 〃 ریشماں بیگم صاحبہ نگہال دینال ضلع میرپور آزاد کشمیر
1205 〃 رشیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید صاحب سرگودھا
1206 〃 رمضان بی بی صاحبہ زوجہ مکرم اسماعیل صاحب لائل پور
1207 〃 نور بی بی صاحبہ لائل پور
1208 〃 عزیزہ بیگم صاحبہ معرفت چوہدری فیروز خان صاحب محلہ شرقی بادل کھاریاں
1209 〃 سراج بیگم صاحبہ معرفت چوہدری فیروز خان صاحب محلہ شرقی بادل کھاریاں
1210 〃 جنت بی بی صاحبہ معرفت مکرم محمد سلیم صاحب لیدر رجمنٹ مین بازار کھاریاں
1211 〃 شریفہ بیگم صاحبہ ۲۳/۷ ڈرگ روڈ کراچی
1212 〃 امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ۲۳/۷ ڈرگ روڈ کراچی
1213 〃 عظمت بی بی صاحبہ معرفت ملک مختار احمد صاحب سرگودھا
1214 〃 نسرین بیگم صاحبہ معرفت ملک مختار احمد صاحب سرگودھا
1215 〃 زینب بیگم صاحبہ معرفت ملک مختار احمد صاحب سرگودھا
1216 〃 اقبال بیگم صاحبہ معرفت ملک مختار احمد صاحب سرگودھا
1217 〃 محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر نذیر احمد صاحب نانو ڈوگر
1218 〃 اللہ جوائی صاحبہ بیوہ نور محمد صاحب نانو ڈوگر
1219 〃 امینہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم غلام رسول صاحب ساہیوال
1220 〃 امۃ الرحیم صاحبہ معرفت میاں خان صاحب ساہیوال
1221 〃 حفیظ بیگم صاحبہ معرفت محمد سلیم صاحب لیدر رجمنٹ کھاریاں
1222 〃 سعیدہ بیگم صاحبہ معرفت محمد سلیم صاحب لیدر رجمنٹ کھاریاں
1223 〃 مریم صدیقہ صاحبہ معرفت سراج علی صاحب کھاریاں
1224 〃 بشریٰ بیگم صاحبہ معرفت راج علی صاحب کھاریاں
1225 〃 مریم بیگم صاحبہ معرفت غلام مصطفٰی صاحب ساہیوال
1226 〃 حمیدہ بیگم صاحبہ بنت عبدالکریم صاحب چک ۹۶ گ ب لائل پور
1227 〃 حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام اکبر صاحب لائل پور
1228 〃 امۃ السلام صاحبہ بنت برکت علی صاحب ۵۶۵ گ ب لائل پور
1229 〃 شفیقہ بیگم صاحبہ چک نمبر ۳۹/S.B ضلع سرگودھا
1230 〃 نظیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میر محمد صاحب علی پور گوجرانوالہ
1231 〃 امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء اللہ صاحب ۴۶/S.B لائل پور
1232 〃 زبیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری فیض احمد صاحب لائل پور
1233 〃 رحمت بی بی صاحبہ معرفت مکرم مبارک احمد صاحب گوجرانوالہ
1234 〃 محمد جان صاحبہ اہلیہ چوہدری مکرم احمد علی صاحب گوجرانوالہ
1235 〃 امۃ المجید صاحبہ چک نمبر ۸۷ ضلع سرگودھا
1236 〃 جمیلہ شمس صاحبہ اہلیہ ملک نسیم احمد صاحب ایڈووکیٹ ڈیرہ غازی خان
1237 〃 عنایت بیگم صاحبہ معرفت جمال احمد صاحب کیمبل پور
1238 〃 اہلیہ مکرم مرزا محمد اشرف صاحب کیمبل پور

(باقی)

چندہ تحریک جدید کی برکات کا ایک ایمان افروز واقعہ

مکرم رانا حمید اللہ صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ بھیرہ نے ایک مقامی دوست مکرم حفیظ اللہ خان صاحب کے ہاں چوری کی واردات کی اطلاع دیتے ہوئے قارئین کرام سے دعا کی درخواست کی ہے کہ ان کا مسروقہ مال اللہ تعالیٰ جلد دلوا دے۔ ان کی اطلاع کے مطابق چوری کی اس واردات میں اللہ تعالیٰ نے ساڑھے تین سو روپے کی نقد رقم جو کہ چندہ تحریک جدید ادا کرنے کے بعد محفوظ رکھی گئی تھی معجزانہ طور پر چوروں کی دستبرد سے محفوظ رکھی۔ وہ لکھتے ہیں:-

"ایک بات جو تقویت ایمان کا موجب ہوئی ہے یہ ہے کہ ایک صندوق کے اندر خان صاحب موصوف کے مختلف ڈبوں کے اندر کم و بیش ساڑھے تین صد کے قریب نقدی موجود تھی۔ وہ باوجود اس صندوق کے کھولنے کے اس رقم کو اٹھانے میں کامیاب نہ ہو سکے یہ وہ رقم تھی جس میں سے تمام بچوں نے اپنے سال رواں کا چندہ پورے کا پورا ادا کر دیا تھا۔

حدیث نبوی کے مطابق صدقہ ردّ بلا کا موجب ہوتا ہے سو اللہ تعالیٰ نے وہ رقم جو کہ ہمیں سے چندہ ادا کیا جا چکا تھا محفوظ رکھی۔ اللہ تعالیٰ دیگر سامان جو چوری ہوا ہے جلد دلوانے کا انتظام فرما دے۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

شکریہ احباب

میرے خاوند مکرم محمد احمد صاحب ابن حضرت حاجی محمد موسیٰ صاحب آف نیلہ گنبد لاہور کی وفات پر بہت سے احمدی بہنوں اور بھائیوں نے گھر پر تشریف لا کر اور خطوط کے ذریعہ تعزیت فرمائی ہے چونکہ میں ہر بہن بھائی کے خط کا فرداً فرداً جواب نہیں دے سکتی اس لئے بذریعہ الفضل تمام بہنوں بھائیوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے میرے صدمہ کو کم کرنے اور میری ڈھارس بندھانے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو بہتر جزا عطا فرمائے۔ آمین۔

(فضل النساء بیگم نیلہ گنبد لاہور)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے دوست محمد رشید صاحب جوئیہ کو سکوٹر کے ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں وہ سرگودھا ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔
احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں (مسعود احمد نعیم دارالرحمت وسطی ربوہ)

۲۔ میرے بھانجے عزیز ناصر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کو گر جانے کی وجہ سے دائیں بازو میں دو جگہ فریکچر ہو گیا ہے۔ تمام بہن بھائی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ (ملک حمید احمد خان سلطان پورہ لاہور)

۳۔ عاجزہ کی صحت بہت گر گئی ہے اور بائیں بازو میں شدید درد رہتی ہے۔ علاج جاری ہے لیکن ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب میری کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (سعیدہ خانم۔ نصیرہ۔ ضلع گجرات۔)

۴۔ میں پانچ سال سے بہرہ ہو چکا ہوں میرے کانوں کی مرض کا علاج ہو چکا ہے جس کی وجہ سے میں سخت پریشان ہوں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے معجزانہ طور پر شفا عطا کرے۔ (محمد اکرم شاہد چک ۲۰ براستہ ملکوال ضلع گجرات)

۵۔ برادرم عزیزم سید میر احمد اشرف کارکن دارالضیافت ربوہ چند دنوں سے گردہ میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں احباب کرام سے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (سید تنویر احمد شاہ۔ دارالصدر غربی ربوہ)

۶۔ میری اہلیہ خدیجہ بیگم صاحبہ بعارضہ ٹائیفائیڈ شدید بیمار ہیں۔ نیز خاکسار بھی دوسری پریشانیوں سے دوچار ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور میری پریشانیاں دور کرے۔

(عبدالقدیر بھٹی عمرکوٹ ضلع تھرپارکر سندھ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنی نوعِ انسان کے تسلسل کو قائم رکھنے کیلئے اولاد کی خواہش پیدا کی گئی ہے

اسیطرح الٰہی جماعتوں کی بقاء کا انحصار اس خواہش پر ہے کہ اولاد نیک اور متقی ہو

(فرمودہ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"پس انسان کے اندر اولاد کی خواہش پیدا کرنے میں اصل حکمت یہ نہیں کہ باپ دادا کا نام قائم رکھا جاسکے۔ بلکہ اصل میں تو خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ بنی نوع انسان کے تسلسل کو اس حکمت کے ماتحت قائم رکھا جائے۔ اور اس حکمت کے ماتحت اس نے ماؤں اور باپوں کے دلوں میں اولاد کی خواہش پیدا کر دی ہے اور سب مرد اور سب عورتیں الّا ماشاء اللہ۔ جن کی فطرت مسخ ہو چکی ہے یا جو اپنی قوت مردمی کھو چکا ہے۔ اس خواہش کے ماتحت ہی اولاد پیدا کرتے چلے جاتے ہیں۔ گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہوتا۔ فاقے کر رہے ہوتے ہیں۔ مگر پھر بھی قبروں پر جا کر منتیں کر رہے ہوتے ہیں کہ اولاد ہو جائے۔ بھلا کوئی پوچھے ایک روٹی میں تم گزارہ کرتے ہو اگر ایک اور آگیا تو تم نصف کھاؤ گے۔ اگر ان کو یہ سمجھاؤ تو کہتے ہیں ہاں جی ہم آدھی ہی کھائیں گے مگر بچہ ہو جائے۔ تو یہ انسانی فطرت کا ایک تقاضا ہے اور نسل انسانی کے قائم رکھنے کے لئے خدا نے اولاد کی خواہش پیدا کر دی ہے۔ اس کے مقابلہ میں دین اور تقویٰ کو قائم رکھنے کے لئے اچھی نسل کا تقاضا ہوتا ہے۔ جس طرح نسلِ انسانی کے قائم رکھنے کے لئے اولاد کا تقاضا ہوتا ہے اسی طرح نیک اور متقی نسل قائم رکھنے کے لئے اچھی نسل کا تقاضا ہوتا ہے۔ جس طرح وہ تقاضا اگر ماں باپ کے دماغ میں کمزور ہو جائے تو نوع انسانی تباہ ہو جائے۔ اسیطرح اگر یہ تقاضا کمزور ہو جائے کہ دین اور تقویٰ کو قائم رکھنے کے لئے نیک اولاد پیدا کریں۔ جو کام کرنے والی اور محنتی ہو۔ تو قوم تباہ ہو جائے ذرا ایک منٹ کے لئے اس بات کا خیال کر کے تو دیکھو کہ اگر عورتوں اور مردوں کے دل سے اولاد پیدا کرنے کی خواہش مٹ جائے تو کیا نسلِ انسانی ختم نہ ہو جائے۔ اور دس پندرہ یا بیس سال کے اندر نئی اولاد کا ملنا مشکل ہو جائے گا کہ نہیں۔ اسیطرح سوچ لو کہ اگر نیک اور محنتی نسل پیدا کرنے کی خواہش مٹ جائے۔ تو پندرہ بیس سال تک مذہب تباہ ہو جائے گا۔ کیونکہ جب نیک نسل پیدا کرنے کی خواہش نہ ہو گی تو وہ تدابیر بھی اختیار نہیں کی جائیں گی جن سے آئندہ نسل نیک متقی دیندار اور محنتی ہو جس طرح محض اولاد پیدا کرنے کے لئے لوگ دعائیں کراتے ہیں اور وہی لوگ ٹونے ٹوٹکے کرتے ہیں قبروں پر جاتے ہیں چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ اسیطرح ایک مذہبی انسان کے لئے ضروری ہے کہ اس کے اندر اچھی نسل پیدا کرنے کی خواہش ہو۔ اور وہ اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے ایسے ذرائع استعمال کرے۔ جن سے اولاد نیک متقی دیندار اور محنتی ہو۔ میں نے بارہا جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ سلسلہ اچھے نام کے ساتھ اور حقیقی معنوں میں قائم رہے تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسل کو متقی اور محنتی بنائیں۔"

(مشعلِ راہ ص ۴۷۴، ص ۴۷۵)

اعلان گمشدہ

پن پارکر ۵۱ جامعہ احمدیہ سے براستہ گول بازار کوارٹرز تحریک جدید ۱۹ تک آتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گیا ہے جس دوست کو ملا ہو وہ خاکسار کو پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔ اور انعام حاصل کریں۔

میر غلام احمد نسیم
کوارٹرز تحریک جدید ربوہ

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں (مینجر)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فی صد ادائیگی کرنے والوں کی فہرست

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں جو احباب اور بہنیں سو فیصد ادائیگی کرتے ہیں ان کے اسمائے گرامی روزنامہ الفضل میں دعا کی غرض سے شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ ایسی فہرستیں گاہے گاہے چھپتی رہتی ہیں۔ تازہ فہرست تیار کی جا رہی ہے جو عنقریب شائع کر دی جائے گی۔ ان فہرستوں کی اشاعت کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ ہمارے ریکارڈ کا بھی مقابلہ ہو جائے۔ اور جہاں غلطی ہو احباب مرکزی دفتر میں اس کی اطلاع کر دیں تاکہ اصلاح ہو سکے۔ امید ہے وعدہ کنندگان اس بارہ میں تعاون فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ خیراً

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

احمدی والدین اور اطفال متوجہ ہوں!

۱۔ تمام احمدی والدین کی خدمت میں گزارش ہے کہ ۱۴ اگست کو اطفال الاحمدیہ کے سالانہ مرکزی امتحانات ہوں گے۔ اس لئے وہ اس بات کی تسلی کر لیں کہ ان کے بچے مناسب تیاری کر رہے ہیں۔ ان کے پاس متعلقہ امتحان کا نصاب موجود ہے

۲۔ اسیطرح رسالہ "یاد رکھنے کی باتیں" جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق تیار کیا گیا تھا۔ تمام اطفال یہ رسالہ زبانی یاد کر کے مقامی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کو سنائیں۔ ۱۴ اگست کو اس کا بھی زبانی امتحان ہوگا

۳۔ سب اطفال کا امتحان دینے والے بچے سترہ آیات اور یاد رکھنے کی باتیں کی اسناد حاصل کر کے ہی اس امتحان میں کامیابی کی سند اور خوبصورت تمغہ حاصل کر سکیں گے۔ (مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

الف اے / ایف ایس سی میڈیکل۔ نان میڈیکل) میں داخلہ میٹرک کے نتیجہ کا اعلان ہونے کے دس دن بعد ان شاء اللہ شروع ہو جائے گا۔ جو بوجہ موسمی تعطیلات کے پہلی قسط کے طور پر صرف پانچ دن کے لئے جاری رہے گا۔ اس کے بعد دوبارہ داخلہ ۱۶ ستمبر کو کالج کھلنے کے دن شروع ہوگا۔ جو ۲۰ ستمبر تک بغیر لیٹ فیس کے اور اس کے بعد لیٹ فیس کے ساتھ جاری رہے گا۔

داخلہ کے لئے درخواست مطبوعہ فارم پر آنی چاہیئے جو دفتر سے دفتری اوقات میں ماسوائے جمعہ کے دن مل سکیں گے۔ داخلہ فارم کے ہمراہ سکول یا کالج کا پرویژنل۔ کیریکٹر۔ تاریخ پیدائش کے سرٹیفکیٹس اور تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو منسلک کرنے ضروری ہیں۔ کراچی۔ پشاور۔ کوئٹہ اور ملتان بورڈ سے آنے والے امیدواروں کو بورڈ مائگریشن سرٹیفکیٹ بھی ساتھ لانا لازمی ہوگا۔ ورنہ داخلہ نہ مل سکے گا۔

میٹرک میں ستر فی صد سے نمبر حاصل کرنے والے امیدواروں کو بشرطیکہ وہ کالج کے معیار پر پورے اتریں سالم فیس کی مراعات بھی دی جاتی ہیں۔

چونکہ سائنس گروپ میں داخلہ محدود تعداد میں ہوتا ہے اسلئے سائنس کے مضامین کے ساتھ فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے والے فوری توجہ کریں۔ ۵۵ فی صد سے زائد نمبر لینے والے امیدواروں کا سپیشل ٹیسٹ سے فیصلہ کیا جائے گا۔ ذہین اور مستحق طلباء کو فیس میں سرکاری قوانین کے مطابق رعایات دی جاتی ہیں۔

(پرنسپل)

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵)